فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۱

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بعد یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۶ امان ۱۳۴۶ ہش ۔ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۶ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۶۲

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲۵ مارچ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۲۵ مارچ ۔ کل یہاں صبح سے مطلع ابر آلود تھا اور وقفہ وقفہ سے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی ۔ لیکن جمعہ سے قبل اچانک تیز بارش شروع ہو گئی ۔ جس کی وجہ سے محلہ جات کے احباب کا مسجد مبارک میں پہنچنا مشکل تھا ۔ لہٰذا ایسے مواقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مسجد مبارک کے لاؤڈ سپیکر سے اعلان کیا گیا کہ صلوا فی رحالکم یعنی دور دور محلہ جات کے احباب اپنے گھروں میں ہی ظہر کی نماز پڑھ لیں چنانچہ ان محلہ جات کے احباب نے اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھی ۔

پھر بھی بارش شروع ہونے سے قبل احباب خاصی تعداد میں مسجد مبارک میں جمع ہو چکے تھے ۔ حضور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی ۔ اور نماز سے قبل دعا کی اہمیت پر خطبہ ارشاد فرمایا ۔ حضور نے احباب کو غلبۂ اسلام کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی تا احمدیت جلد از جلد دنیا میں پھیلے ۔ اور اس راہ میں جو روکاوٹیں ہیں وہ جلد تر دور ہوں ۔

○ آج ۲۵ مارچ صبح ۸ بجے سے مسلسل ۹ بجے تک بہت تیز بارش ہوئی ۔

لاہور میں جلسہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ

لاہور (بذریعہ فون) جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ مارچ بروز اتوار صبح دس بجے مسجد دارالذکر میں جلسہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہو رہا ہے مقامی احباب بکثرت شریک ہوں ۔

آخری تاریخ برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کی اطلاعات جماعتوں کی طرف سے یکم اپریل ۱۹۶۷ء تک دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں پہنچ جانی ضروری ہیں اس کے بعد ملنے والی اطلاعات قابلِ منظوری نہیں ہونگی ۔ (سکرٹری مجلس مشاورت)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقیناً سمجھو کہ اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس جہان کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں

"میں کھول کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری بیعت اس لئے کرتا ہے کہ اسے بیٹا ملے یا فلاں عہدہ ملے ۔ یعنی شرطی باتوں پر بیعت کرتا ہے تو وہ آج نہیں کل نہیں ابھی الگ ہو جاوے اور چلا جاوے ۔ مجھے ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں اور نہ خدا کو ان کی پروا ہے

یقیناً سمجھو اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اس کے لئے تمہیں اپنے آپکو تیار کرنا چاہیئے یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کی کوئی بھی انتہا نہیں ہے ۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی مومن ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے ۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے ۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتا ہے ۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاوے گی اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دے دے گا ۔ تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہو سکتی ہیں ۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کی سعی کرو ۔

میں پھر کہتا ہوں کہ اسلام کی اصل جڑ توحید ہے یعنی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز انسان کے اندر نہ ہو اور خدا اور اس کے رسولوں پر طعن کرنے والا نہ ہو ۔ خواہ کوئی بلا مصیبت اس پر آئے کوئی دکھ یا تکلیف یہ اٹھائے مگر اس کے منہ سے شکایت نہ نکلے ۔ بلا جو انسان پر آتی ہے وہ اس کے نفس کی وجہ سے آتی ہے ۔ خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ۔ ہاں کبھی کبھی صادقوں پر بھی بلا آتی ہے مگر دوسرے لوگ اسے بلا سمجھتے ہیں ۔ درحقیقت وہ بلا نہیں ہوتی ۔ وہ ایلام برنگ انعام ہوتا ہے ۔ اس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق بڑھتا ہے اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے ۔ اس کو دوسرے لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے ۔ لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا اور ان کی شامتِ اعمال ان پر کوئی بلا لاتی ہے تو وہ اور بھی گمراہ ہوتے ہیں ۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئی کے مطابق ہمیں ایک ایسی قوم بنایا ہے جو اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پانی کی طرح بہاتی ہے

انفاق فی سبیل اللہ میں قدم آگے ہی آگے بڑھانا ہماری روایت بن چکی ہے اسے بہرحال برقرار رکھنا چاہیئے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال قریباً ختم ہو رہا ہے۔ چندوں کی وصولی میں اس وقت جو کمی ہے وہ وقت کے اندر ضرور پوری ہو جانی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْئَلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ اِنْ یَّسْئَلْکُمُوْھَا فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا وَیُخْرِجْ اَضْغَانَکُمْ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ (محمد ع ۴)

اس کے بعد فرمایا:

کھانسی کو تو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت آرام ہے

لیکن جو دوائی تجویز کی گئی تھی اور جس کا میں نے استعمال کیا اس کے نتیجہ میں ضعف کافی ہو گیا تھا جو ابھی باقی ہے۔ دوائی تو اب میں نہیں کھا رہا۔ اس کا کورس ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اس نے ضعف بہت کر دیا ہے۔ دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ اور طاقت کے ساتھ اپنے سلسلہ کی اور اپنے بھائیوں کی خدمت کی توفیق عطا کرتا رہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

جنہیں آسمان سے نور ملتا ہے اور عرفان عطا کیا جاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ کہ دنیا اور اس کے اموال اور آرام اور اس کی آسائشیں باطل ہیں۔ محض کھیل کا سامان ہیں۔ جن کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جن کو کوئی ثبات نہیں۔ چند دن کی فانی لذات کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھر یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو اس مقصدِ حیات سے پرے ہٹا دینے والی ہیں جس کی خاطر اس کے رب نے اسے پیدا کیا تھا۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اس کے مقابل اگر تم اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایمان لاؤ اور حقیقت کو سمجھنے لگو۔ اور تم سے جو مطالبے کئے جاتے ہیں تم ان کو پورا کرو اور تقویٰ کی باریک راہوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو ڈھونڈو۔ تو جو بطور قربانی تم سے لیا جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہو گا بلکہ یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ تمہارے اجر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے (نہ کہ تمہارے کسی استحقاق کے نتیجہ میں) تمہیں عطا کرے گا۔ اور یہ اجر جو ہے وہ اس شکل میں ہو گا کہ وہ باقی رہے گا۔ اور جو ثواب تمہیں ملے گا وہ بھی باقی اور دائم رہنے والا ہو گا۔ تمہیں باقیات الصالحات دیئے جائیں گے اور تم اللہ تعالیٰ کی حقیقی نعمتوں اور ابدی حیات کے وارث بن جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

جن چیزوں کا تم سے مطالبہ کیا جاتا ہے

ان میں تمہارے اوقات بھی ہیں، ان میں تمہاری عزتیں بھی ہیں، ان میں تمہاری لذتیں اور اور آرام بھی ہیں، ان میں تمہاری وجاہتیں بھی ہیں، ان میں تمہارا وقار بھی ہے۔ اور ان میں تمہارے اموال بھی ہیں اور جو تمہارے اموال کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس لئے شیطان فوراً بیچ میں آ کودتا ہے اور انسان کو بہکانے لگتا ہے لیکن وَلَا یَسْئَلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وہ مالک حقیقی جو تمہیں بہترین اجر دینے والا ہے وہ (نعوذ باللہ) ایک سائل کے طور پر وہ ایک بھیک منگے اور فقیر کے طور پر تو تمہارے دروازے کے آگے کھڑا نہیں ہوتا انفاق فی سبیل اللہ کے مطالبہ کے وقت تمہارا رب بطور سائل فقیر اور بھیک منگے کے طور پر تمہارے دروازہ پر نہیں آتا۔ وہ تو ایک غنی اور ایک سخی اور ایک داتا کی حیثیت میں تمہارے دروازے پر آتا ہے اور اپنی رحمت کے جوش میں خود چل کر تمہارے پاس آگیا ہے

وہ اس لئے آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ مَیں نے ان بندوں کو اپنے قُرب اور اپنی رضا کے لئے پیدا کیا تھا اس لئے اب مَیں ان کو وہ رستے بھی دکھاؤں گا کہ جن پر چل کر وہ میری رضا کو حاصل کر سکیں اور میرے قُرب کو پا سکیں۔ اس غرض سے وہ تمہارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ خدا فقیر ہے وہ تمہارے اموال مانگنے آیا ہے لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے مَیں سخی ہوں۔ مَیں غنی ہوں۔ مَیں دیالو ہوں۔ مَیں اسلئے آیا ہوں کہ مَیں تمہیں کچھ دوں۔ مَیں اس لئے نہیں آیا کہ تم سے تمہارے اموال جس طرح ایک فقیر لیتا ہے اس طرح لے لوں تو

اللہ تعالیٰ جب ہمارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے

اور کہتا ہے کہ اپنے مالوں کی قربانیاں میری راہ میں دو تو ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ مَیں تمہیں واپس لوٹاؤں گا۔ مَیں تمہیں اضعافاً مضاعفۃً دوں گا۔ تم دنیا کی فانی چیزیں جو میری ہی عطا ہیں میرے قدموں میں لا رکھو ابدی نعمتیں ان کے بدلہ میں تمہیں دی جائیں گی۔ میری رضا تمہیں ملے گی اور میری جنت میں تم داخل ہو گے۔ تمہارا ثواب اور تمہارا اجر اپنی کمیت اور کیفیت میں اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ تم سے اموال کی شکل میں لیتا ہے۔ پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے جو کچھ وہ ہم سے لیتا ہے وہ ہم اپنے گھر سے تو نہیں لاتے بلکہ وہ بھی تو اسی کی عطا ہے۔ اُس نے ہی وہ اپنے فضل سے ہمیں دیا ہوتا ہے اور وہی اپنے فضل سے ہمیں دنیا کے اموال کا مالک اور وارث بناتا ہے اور پھر ہمیں کہتا ہے کہ جو مَیں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا مجھے واپس دیدو کیونکہ جو مَیں نے اس دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ فانی ہے اور ضائع ہونے والا ہے اس کے ایک حصّہ کا مَیں مطالبہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ مجھے لوٹا دو تا وہ ذریعہ بن جائے ان ابدی اور غیر فانی نعمتوں کا جو تمہیں اُخروی زندگی میں ملنے والی ہیں۔

وَاِنْ يَسْئَلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وہ ایک گداگر اور بھک منگے کی حیثیت سے تمہارا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا، وہ اس فقیر کی طرح مانگنے والا نہیں جس کے متعلق تم حق رکھتے ہو کہ اُسے کہو بابا جاؤ ہم تمہارے کشکول میں بھیک نہیں ڈالتے بلکہ وہ تو آتا ہوتے ہوئے بھی، وہ تو غنی ہوتے ہوئے بھی اپنی رحمت کے جوش میں تمہارے ہی فائدہ کے لئے تمہارے دروازہ پر آتا ہے اور

ایک سچّا اور سستا سودا

تم سے کرنا چاہتا ہے۔ وہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ فانی دو اور باقی پاؤ۔ ورلی زندگی کے کھوٹے سکّے اور مصنوعی پتھر دے دو اور کھرے سکّے اور اصلی لعل و جواہر لے لو۔ وہ تو کہتا ہے بُخل چھوڑو ہاں بُخل چھوڑو کہ وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ۔ اس کے مختلف معانی تفاسیر میں کئے گئے ہیں۔ ایک معنی تو اس کے یہ ہیں کہ یہاں یہ فرمایا کہ اگر بُخل کا طریق تم اس الٰہی سلسلہ میں اختیار کرو گے تو اس سے تمہارے کچھ اور گند بھی ظاہر ہوں گے کیونکہ تمہارا بُخل سے کام لینا بتا رہا ہوگا کہ تمہارے دل میں مخلصین کے لئے کینہ موجود ہے اور تم خدا اور اس کے رسول اور اس پر ایمان لانے والوں کے ساتھ دشمنی کے جذبات رکھتے ہو تم مال اس لئے نہیں دیتے کہ تمہارے بعض بھائیوں کی ضرورتیں پوری ہوں گی یا اللہ تعالیٰ کے دین کی یہ ضرورت پوری ہوگی کہ تمہارے وہ بھائی جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رہے ہیں وہ جہاد کے میدان میں نکلیں گے اور ان مالوں کو وہ خرچ کریں گے۔ یہ محض بُخل ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کینہ، اس کے پیچھے خدا اور اس کے رسول اور مخلصین سلسلہ کے ساتھ مخلصین اُمّتِ مسلمہ کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے تو یہ بُخل جو ہے یہ ظاہر کرے گا تمہارے اس کینے کو۔ اور تمہاری جو قلبی بیماریاں ہیں ان کے ظاہر کرنے کا یہ ذریعہ بن جائے گا۔

[redacted]

دوسرے

اس کے یہ معنی بھی ہیں

کہ دراصل اللہ تعالیٰ تین زمانہ کے لوگوں کو مخاطب کر رہا ہے ان آیات میں تو یہاں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں تربیت کی کمی کی وجہ سے اور ایمان کی کمزوری کے نتیجہ میں بُخل پایا جاتا ہے وہ بُخل ان کا دُور ہو جائے گا اور اخلاص میں وہ ترقی کریں گے اور ایثار میں وہ اَور بھی آگے بڑھ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنے والے ہو یا اس زمانہ میں رہنے والے ہو یعنی پہلی تین صدیاں جس کے متعلق نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضاحت سے یہ بیان کیا ہے کہ اس زمانہ میں میرے متّبعین میں بڑے مخلص لوگ پیدا ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے قُرب اور اس کی رضا کی راہیں ان پر کھول جائیں گی اور اسلام کی روشنی کو وہ دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں گے۔ تو یہاں ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

تمہاری تربیت کا سامان

پیدا کر دیا ہے۔ تمہارے دل کے اندر جو اضغان ہیں اور مختلف قسم کی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عطا کرے گا اور تمہارے دل کی ان بیماریوں کو وہ دُور کر دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ سُنو اور ہوشیار رہو۔ تم وہ لوگ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جاتا ہے کہ تم ان راہوں میں خرچ کرو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جاتی ہیں۔ تم فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ تم کو اس بات کی طرف بلایا جاتا ہے کہ تم فانی چیزوں کو دے کر ابدی سرور کے وارث بنو۔ تم کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اپنے اموال کا ایک حصّہ کاٹ کر اشاعتِ قرآن کے لئے۔ اشاعتِ اسلام کے لئے۔ استحکامِ اسلام کے لئے اور تعلیمِ اسلام کو فروغ دینے کے لئے الٰہی سلسلہ کے خزانہ میں آکر جمع کرو مگر فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ تم میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بُخل سے کام لیتے ہیں لیکن جب دنیا کے کھیل کُود کا معاملہ ہو اور ایسے اخراجات ہوں جن کے نتیجہ میں انسان لازماً خدا تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے تو اس وقت بُخل کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ بڑی دلیری سے خرچ کرتے ہیں۔ دُنیا کی رسوم ہیں۔ رواج ہیں۔ بیاہ شادی کے اوپر وہ لغویات کی جاتی ہیں اور ان لغویات پر وہ خرچ کیا جاتا ہے کہ

آدمی حیران ہو جاتا ہے

کہ ان آدمیوں کی عقلوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی بساط اور استطاعت

سے آگے نکلتے ہوئے بے خرچ کر رہے ہیں۔ اپنے لئے بھی دنیا میں ایک مصیبت پیدا کر رہے ہیں لیکن جب یہ کہا جاتا ہے کہ آؤ غلبۂ اسلام کے لئے مالی قربانیاں دیں تو کہتے ہیں کہ بڑی مجبوری ہے۔ بڑی ذمّہ داریاں ہیں۔ بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ رشتہ داروں کو پال رہے ہیں۔ اس میں ہمیں رعایت ملنی چاہیئے لیکن بچوں کی پڑھائی اور رشتہ داروں کا خیال بد رسوم کی ادائیگی کے وقت ان کے دماغوں میں نہیں آتا تو جب دنیا کے لئے وہ خرچ کرتے ہیں۔ دنیا کے کھیل کود اور دنیا کے لہو کے لئے تو بے دریغ خرچ کر جاتے ہیں، اور اموال کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ۔ تم آزاد ہو۔ تم پر کوئی جبر مذہب نے عائد نہیں کیا اس لئے جو چاہو کرو لیکن یہ یاد رکھو کہ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ کہ

یہ ایک حقیقت ہے

کہ جو شخص بھی انفاق فی سبیل اللہ میں بُخل سے کام لیتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے کیونکہ اِنفاق کا فائدہ اُسے ہی ملنا تھا۔ اس کا ثواب اگر زید خرچ کرنے والا ہے تو بکر کو نہیں ملتا۔ اگر زید بُخل کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں جو محرومیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں وہ محرومیاں بکر کو حاصل نہیں ہوتیں۔ تو اس بُخل کا نتیجہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ثواب سے محروم کرتا ہے۔ اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ کسی اور کو نہ فائدہ تھا اِنفاق سے۔ نہ ہی اس بُخل کے نتیجہ میں کسی کو نقصان پہنچے گا۔ خود اپنے نفس کو ہی ایسا شخص نقصان پہنچانے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے وہ اس دن سے غنی ہے جب اس نے تم کو سُورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے اس کو پیدا کیا۔ سورج کی پیدائش سے اس کو کوئی ذاتی نفع نہیں تھا۔ یا اگر وہ اُسے پیدا نہ کرتا تو اُسے کوئی ذاتی نقصان نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے لیکن ہمیشہ سے وہ سخی بھی ہے۔ وہ بڑا دیالو بھی ہے۔ وہ بڑا رحم کرنے والا بھی ہے وہ بڑا خیال رکھنے والا بھی ہے۔

وہ بڑا پیار کرنے والا بھی ہے

جو مخلوق لاکھ سال کے بعد یا دس لاکھ سال کے بعد یا کروڑ سال کے بعد پیدا ہونی تھی اس کا اس نے کروڑ سال پہلے یا دس لاکھ سال پہلے یا لاکھ سال پہلے سے خیال رکھا باوجود غنی ہونے کے۔ تو جہاں اس کی صفت غناء ازلی ہے وہاں اس کی رحمت بھی ہر وقت جوش میں رہتی ہے تو تمہیں کس نے کہا کہ وہ فقیر بن کر تمہارے دروازہ پر آیا اور اس نے تمہارا دروازہ کھٹکھٹایا۔ فقیر تو تم ہو۔ تم اپنی پیدائش سے پہلے بھی فقیر تھے کہ اگر تمہاری ضرورت کو اس وقت پورا نہ کیا جاتا اور آج سُورج کی روشنی تمہارے اوپر نہ چمکتی تو تم بہت ساری چیزوں سے محروم رہ جاتے۔ مثلاً آنکھ کی بینائی سے تم محروم رہ جاتے۔ تم اپنی پیدائش سے بھی پہلے فقیر تھے اور تمہارا ربّ تو ہمیشہ سے، ازل سے غنی ہے اور ابد تک غنی رہے گا۔ لیکن کسی زمانہ کو بھی کبھو ل نہ لو تمہارا فقر، تمہاری احتیاج اپنے ربّ کی طرف تمہیں لاحق رہنی ہے۔ تو

جب تمہارا غنی۔ جب تمہارا سخی۔ جب تمہارا دیالو۔ جب تمہارا بخشنہار ربّ تمہارے دروازہ پر آکر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں

تمہارا ہی فائدہ اُسے مدِّنظر ہوتا ہے

اس کا اپنا کوئی فائدہ اس کے اندر نہیں ہوتا اور اگر تم اس آواز پر لبیک نہ کہو اور قربانیوں کو دینے کے لئے اور ذمّہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس میں تمہارا اپنا نقصان ہے اور کسی کا نقصان نہیں ہے۔ اور

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ

یاد رکھو اگر تم ایمان اور تقوےٰ کو اختیار کرنے سے اعراض کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اسلام کی حفاظت تو ضرور کرے گا اور اسلام کی حفاظت میں اس دنیا میں جو اسباب کی دنیا ہے بہر حال غلبۂ اسلام کے سامان وہ پیدا کرے گا۔ اگر تم بُخل سے کام لوگے تو وہ ایسی قوم پیدا کر دے گا جن کے دلوں میں بخل نہیں ہوگا خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین کے لئے وہ اپنے مالوں کی قربانیاں کچھ اسطرح دیں گے کہ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیں گے۔

اسلام کی حفاظت کا تو اس نے وعدہ کیا ہے وہ حفاظت تو اسلام کو ملتی رہے گی۔ تم نے اس مہم میں حصّہ لے کر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ اگر

اللہ کی آواز پر لبیک کہوگے

تو اس کی رضا تمہیں مل جائے گی اور وہ نعمتیں تمہیں میسّر آئیں گی کہ آج اس دنیا میں تمہارے تخیّل میں بھی وہ نہیں آسکتیں۔ تمہارا ذہن بھی ان اشیاء تک نہیں پہنچ سکتا جن سے تمہاری جھولیاں اُخروی زندگی میں بھر دی جائیں گی۔ تمہیں روحانی سیری نصیب ہوگی۔ تمہارے دل میں جو خواہش پیدا ہوگی وہ نیک ہوگی اور وہ پوری کر دی جائے گی۔ تمہیں اپنے ربّ سے کبھی غلط قسم کا گلہ بھی پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم اِعراض کر جاؤ۔ پیٹھ پھیر جاؤ تو ایک اَور قوم اللہ تعالیٰ پیدا کر دے گا۔ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ پھر وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ۔ اس حصّۂ آیت میں ایک پیشگوئی ہوتی ہے جو بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اور جیسا کہ مَیں نے بتایا اس آیت میں

تین زمانے

مخاطب ہیں۔ پہلی تین صدیاں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عام طور پر اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی جو دین کے معاملہ میں بخیل نہیں ہوں گے۔ دوسرے بیچ کا زمانہ وہ ہزار سال کہ جن میں بُخل کرنے والے بھی ہوں گے سخاوت کرنے والے بھی ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا قُرب پانے والے بھی ہوں گے اور خدا سے دُور رہنے والے بھی موجود ہوں گے۔ مگر اکثریت جو ہے وہ اس اعلیٰ مقام کو کھو چکی ہوگی اور ایک تنزّل کے دَور میں سے اسلام گزر رہا ہوگا۔

تیسرے اس میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی پیشگوئی

ہے وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہزار سالہ دور تنزل کے آخر پر جب مسلمانوں کی اکثریت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اعراض کرنے والی ہوگی تتولوا ان پر صادق آرہا ہوگا ایک اور قوم اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا جو ان جیسی نہیں ہوگی۔ یعنی یہ تو انفاق سے گریز کرنے والے ہوں گے اور وہ (جماعت احمدیہ) انفاق کرنے کے بعد بھی یہ سمجھنے والے ہونگے کہ ہم نے تو اپنے رب کے حضور کچھ بھی پیش نہیں کیا۔ بالکل تضاد ہوگا۔ دو قوموں کے کیریکٹر میں اور ان کی ذہنیت میں۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہاں ان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم میں جس قوم کا ذکر ہے یہ کونسی قوم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اس وقت سلمان فارسیؓ کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ اور اس کی قوم اور پھر آگے وہ حدیث آتی ہے کہ اگر ثریا پر بھی ایمان چڑھ گیا ہوگا تو فارسی الاصل مسیح موعود وہاں سے بھی ایمان کو لاکر قرآن کریم کے معانی اور اس کے معارف کو زمین پر قائم کرے گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق بڑی وضاحت سے بتا دیا کہ جس قوم کا اس آیت میں ذکر ہے وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم وہ جماعت احمدیہ ہے۔ پس

اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی

کہ اسلام پر انتہائی تنزل کا زمانہ آئے گا اور مسلمان کہلانے والے دین کی راہ میں خرچ کرنے سے اعراض کرنے لگ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت اور اس وقت سے اب تک جو زمانہ گذرا ہے۔ اس میں آپ تمام مسلمانوں کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں خواہ وہ پاکستان اور ہندوستان کے رہنے والے ہوں خواہ دوسرے ملکوں کے رہنے والے ہوں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ امت مسلمہ کی انفاق فی سبیل اللہ کے لحاظ سے بالکل وہی حالت تھی جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ سے اعراض کرنے والے ہوں گے الا ماشاء اللہ اس میں شک نہیں کہ بعض بڑے نیک آدمی بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل لیکن بڑی بھاری اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو شاید انفاق فی سبیل اللہ کے نام سے بھی آشنا نہ تھے دین کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرنے پر انہیں موت نظر آتی تھی دوسرے یہ پیشگوئی فرمائی کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرما کر وہ ایک اور قوم پیدا کرے گا جو اس کی راہ میں اپنے اموال پانی کی طرح بہا دیں گے۔

شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو انفاق فی سبیل اللہ کی عادت ڈالنی پڑی تو دو آنہ دو دو آنہ سے یہ عادت ڈالی۔ پھر بعد میں وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ لیکن وہ ان لوگوں میں سے اس جماعت میں داخل ہو رہے تھے جن کے لئے خدا کی راہ میں ایک آنہ خرچ کرنا بھی دو بھر تھا پھر جب انہوں نے ایک آنہ پھر دو آنہ پھر چار آنہ پھر آٹھ آنہ پھر روپیہ پھر دس روپیہ دیا اور آخر وہ انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ سے مست رہنے لگے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ قوم بنا دی یستبدل قوماً غیرکم کہ جو انفاق فی سبیل اللہ بشاشت سے کرتے چلے جاتے ہیں۔

جس قوم نے اپنی یہ روایت بنائی ہے

کہ انفاق فی سبیل اللہ کی راہ میں ان کا ہر سال پہلے سے آگے ہوگا اور ان کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ کبھی ایک جگہ کھڑا نہیں رہے گا۔ پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ وہ قوم ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ ثم لا یکونوا امثالکم پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہونگے جن کا تتولوا میں ذکر ہے بلکہ یہ ایک کنٹراسٹ (contrast) ہوگا ایک نمایاں چیز ان کے اندر ایسی پائی جائے گی جو ان کو تم سے علیحدہ کر دے گی۔

ایک غریب چھوٹی سی جماعت ہے ہماری جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے اور غیر بھی جانتے ہیں پھر یہ توفیق ایک غریب جماعت کو کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ وہ اسلام کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں اور پھر وہ کونسی ہستی ہے جس نے ان کے اموال میں اتنی برکت ڈالی کہ اگر آج ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنے والی کوئی جماعت ہے تو یہی غریب اور چھوٹی سی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی برکت ڈالتا ہے اس جماعت کی مالی قربانیوں میں کہ ہماری عقلیں بھی اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لیکن وہ

ہمارے اموال میں برکت پر برکت ڈالتا چلا جاتا ہے

آپ ایک دھیلہ دیتے ہیں اور ایک پہاڑ اس کا نتیجہ نکل آتا ہے جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر بھی بتایا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریک جدید کا اجراء کیا تو پہلے سال قریباً ستائیس ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا تھا اور دس سال کے بعد جو اثر اور نتیجہ پیدا ہوا اس کا دنیا میں۔ وہ یہ تھا کہ دس سالہ اس حقیر کوشش کے نتیجہ میں وہ زمانہ آیا کہ سنہ ۳۴ء سے سنہ ۶۶ء تک قریباً ۳۲ سال میں قریباً تین کروڑ روپیہ غیر ملکوں کی آمد تحریک جدید کو ہوئی یعنی یہ "قوم" غیر ملکوں میں بھی پیدا ہونی شروع ہو گئی (یستبدل قوماً غیرکم) تو صرف مرکز میں ہی ایسی قوم پیدا نہیں ہوئی بلکہ ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا ایک نمونہ بنی نوع انسان کو دکھایا کہ دیکھو تم نے بخل سے کام لیا۔ تمہیں کیا ملا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بشاشت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو قربان کیا۔ دیکھو یہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے کیا وہ ایک بدلی ہوئی قوم نہیں ہے۔ کیا یہ وہ قوم نہیں ہے جن کے اعمال کو دیکھ کر۔ جن کے اعمال کے نتائج کو دیکھ کر انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ قوم ہے۔ اس کی پیدا کردہ جماعت ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے یستبدل قوماً غیرکم کہ وہ تم ہی میں سے ہوں گے وہ تم میں ہوں گے۔ لیکن وہ اپنے اخلاق میں تم سے علیحدہ ہوں گے۔ وہ اسلام کی ہی ایک جماعت ہوگی۔ لیکن جہاں تک انکی قربانیوں کا تعلق ہوگا۔ جہاں تک ان قربانیوں کے پھل اور ثمرہ کا تعلق ہوگا جو آسمانی حکم کے نتیجہ میں پیدا ہوگا تم میں اور ان میں کوئی مماثلت نہیں ہوگی تو اس قوم کو جس نے اپنے لئے یہ روایت قائم کر لی ہے کہ ان کا قدم ہر میدانِ قربانی میں (انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں بھی) آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اس قوم کے عزیزوں اور بھائیوں کو

میں بطور یاددہانی یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ سال رواں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کا قریباً ختم ہو رہا ہے ویسے اس سال میں سے ویسے تو ایک مہینہ اور تیرہ یا چودہ دن باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن چونکہ چندے لوگ ماہ بماہ دیتے ہیں ہر ماہ کی آمد وصول ہونے پر انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں اسلئے سال گذرنے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن جہاں تک وصولی کا سوال ہے وہ اس نسبت سے کم ہے یعنی سارے سال کا بجٹ اگر بارہ مہینوں پر پھیلایا جائے تو دو مہینہ کی جو رقم باقی رہ جانی چاہیئے تھی اس سے زیادہ رقم باقی رہ گئی ہے۔ تو مجھے پتہ ہے کہ خدا کے فضل سے محض خدا کے

فضل سے وا اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں) آپ اپنی ذمہ داریوں کو ضرور نبھائیں گے اور آپ کا قدم سال گذشتہ سے پیچھے نہیں رہے گا لیکن میں نے یہ سوچا کہ میں اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کرکے اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھوں کہ وہ مجھے اس یاددہانی کا ثواب عطا کرے گا۔

جو گوشوارہ میرے سامنے پیش کیا گیا ہے

اس کی رُو سے جو مدر ریجی بجٹ اور جو مدرنجی آمد ہے اس میں دو لاکھ اسی ہزار روپیہ کا فرق ہے اور جو کل بجٹ ہے اس میں غالباً پانچ چھ لاکھ کی کمی ہے۔ لیکن اگلے دو مہینوں میں معمول کے مطابق آمد آتی ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مثلاً دوسرے تیسرے مہینہ میں انہیں کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ کہتے ہیں اب ہم اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں اور سال کے اندر اندر ہم بہر حال خدا کی ضرورت کے پورا کرنے کے لئے جو وعدے ہم نے کئے ہیں وہ پورا کر دیں گے۔ تو آخری مہینہ میں آمد جو ہے وہ ہر مہینہ کی نسبت سے کہیں بڑھ جاتی ہے اول تو میری طبیعت پر یہ چیز بھی گراں گذرتی ہے کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شروع سال میں ہمیں خواہ وہ اپنی ہی بعض دوسری ریزرو مدوں میں سے رقم لینا پڑے مانگ کر گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے لئے تو کوئی تکلیف نہیں لیکن غیرت مجھے ضرور آتی ہے کہ وہ قوم جن کا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے ساتھ اپنے کلام مجید میں ذکر کیا ہے وہ اگر اپنے چندے شروع کے ساتھ ماہ بماہ دینا شروع کر دیں تو کسی ماہ بھی کسی مد سے ہمیں مانگنا نہ پڑے الا ماشاء اللہ بہر حال

اب تھوڑا وقت رہ گیا ہے

اور ذمہ داری بڑی ہے مخصوصاً اس قوم کے لئے کہ جو یہ دیکھ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں کس قدر برکت ڈالتا ہے اور کیسے اعلیٰ اور شاندار نتائج اس کے نکالتا ہے اور جہاں تک ذاتی طور پر ہمارا تعلق ہے اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کسی کا قرض اپنے سر پر نہیں رکھتا۔ بہت سے خاندانوں کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اٹھنی یا بارہ آنے یا روپیہ ماہوار چندہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو اس دنیا میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر واپس کیا ان میں سے ایسے خاندان بھی ہیں جن کی ماہوار آمد بیس پچیس یا تیس ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ اصل نعمت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ہمیں ملتی ہے۔ لیکن اس دنیا میں بھی وہ اپنے فدائی اپنے جاں نثار اپنی راہ میں خرچ کرنے والے جو اُسے غنی اور خود کو فقیر سمجھتے ہیں اور ہر دم اپنے دل میں اس کی احتیاج پاتے ہیں ان کو مایوس نہیں کرتا بلکہ اتنا دیتا ہے کہ لینے والا حیران ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرتا رہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو اس رنگ میں نبھاتے رہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہم سے خوش ہو جائے اور اس کی رضا کو ہم حاصل کر لیں۔ اللّٰھم آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیت نفس کرتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کا آسان طریق

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود نے اپنے دعویٰ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے جو طریق استخارہ اپنی کتاب "نشان آسمانی" میں تحریر فرمایا ہے ہم توقع رکھتے ہیں کہ خدا ترس اور حق کے متلاشی اسے آزمانے کی تکلیف فرمائیں گے حضور تحریر فرماتے ہیں:

"اس جگہ یہ بھی بطور تبلیغ کے لکھتا ہوں کہ حق کے طالب جو مواخذہ الٰہی سے ڈرتے ہیں وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے ویسا ہی ڈرتے رہیں۔ اور ان کے فتووں کو دیکھ کر حیران نہ ہو جاویں۔ کیونکہ یہ فتویٰ کوئی نئی بات نہیں۔ اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعوےٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کرکے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ:-

اے قادر کریم! تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے کیا حال ہے؟ کیا صادق ہے یا کاذب؟ اور مقبول ہے یا مردود؟ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کرکے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہو گا۔ سو اے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کرکے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو اور دیکھو کہ اب میں نے یہ روحانی تبلیغ بھی کر دی ہے۔ آئندہ تمہیں اختیار ہے۔
والسلام علی من اتبع الہدیٰ"

(نشان آسمانی ۱۸۹۲ء)

احمدیت کے متعلق مزید معلومات کے لئے لٹریچر کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط و کتابت فرمائیں:-
نظارت اصلاح و ارشاد۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے

قائد اشاعت مجلس (انصار اللہ مرکزیہ)

قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات

آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر ایک اعتراض

مستشرق راڈول تحریر کرتا ہے کہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہودی الاصل ہے۔ (ویری ص۲۸۶ جلداوّل) گویا راڈول اس آیت کو یہودیوں سے سرقہ قرار دیتا ہے۔ راڈول نے اپنے اس اعتراض کا منبع بیان نہیں کیا۔ یہ اعتراض ہی بے معنی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم تو خود اس امر کا ذکر کرتا ہے کہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نزول قرآن سے پہلے موجود تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو خط ملکہ سبا کو لکھا تھا اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم موجود تھی۔ قرآن کریم میں اس آیت کا ہر سورۃ سے پہلے مذکور ہونا تو ایک عظیم الشان پیشگوئی کی یاد دلاتا ہے۔ اور ایسی چیز جو اتمام حجت اور کسی پیشگوئی کی تکمیل کے لئے بیان کیا جائے۔ اسے نقل یا سرقہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

”انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔“ (استثنا ۱۸/۱۸)

مندرجہ بالا پیشگوئی سے یہ امر ظاہر ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد ایک نبی ان کا مثیل ہو کر دنیا کی ہدایت کے لئے آئے گا۔ اور یہ نبی جب بھی کلام الٰہی لوگوں کے سامنے پیش کرے گا۔ تو وہ یہ کہے گا کہ میں خدا کا نام لیتے ہوئے اس کلام کو پڑھتا ہوں۔ لہٰذا بسم اللہ کے الفاظ ہر یہودی اور عیسائی کے لئے اتمام حجت کے لئے ہیں کہ انہیں مذہب اسلام اور رسالت محمدیہ پر ایمان لانا چاہیئے۔

عالمِ عیسائیت

کیا موجودہ عیسائیت کے بانی حضرت مسیح ہیں؟

(۱)

آجکل عیسائی چرچ میں اس قسم کے فکری رجحانات نشوونما پا رہے ہیں جن کی بنا پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا موجودہ عیسائی کلیسا کے عقائد کے بانی واقعی حضرت مسیح علیہ السلام ہیں؟ آئے دن مختلف پادری اور مذہبی سکالرز یہ سوال اٹھاتے رہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی بنیادی تعلیمات و ارشادات کیا تھے؟ کیونکہ اخلاقی لحاظ سے یورپ اور امریکہ جو ارتقائی لحاظ سے عیسائیت کے مراکز ہیں۔ ان کی اخلاقی و مذہبی حالت انتہائی دگرگوں اور عبرتناک ہو چکی ہے۔

دہریت چپہ چپہ پر پھیل چکی ہے۔ روحانیت کی جگہ مادیت زوروں پر ہے۔ کفارہ کے مسئلہ نے عوام کو گناہ اور فسق و فجور سے آلودہ زندگی پر جرأت دلائی ہے۔ عریانی اور فحاشی نے لوگوں سے شرم و حیا کو کلیتہً ختم کر دیا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی کیفیت کے پیش نظر آجکل (Back to Christ) کی تحریک زوروں پر ہے۔ یعنی مسیح کی اصل تعلیم پر چلو۔

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ عیسائی چرچ کے بنیادی عقائد کے بانی ہرگز ہرگز حضرت مسیح علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ پولوس ہے۔ چنانچہ حضرت بانی احمدیت فرماتے ہیں

”یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا گیا ہے۔ دراصل پولوسی مذہب ہے نہ کہ مسیحی ...... اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیح تو وہ بے نفس تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ ان کو کوئی نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا۔“

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۴۳)

عیسائیت کے موجودہ عقائد کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”یہ (پولوس) وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے گئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سؤر کو جو توریت کی رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا۔ اور شراب کو بہت وسعت دے دی اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا۔ تا ان بدعتوں سے یونانی بت پرست خوش ہو جائیں۔“ (کشتی نوح)

حضرت بانی احمدیت کے اس علمی نظریہ کی تائید و تصدیق آج کے عیسائی مصنفین بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر ہربرٹ نے اپنی کتاب دی یوز آف دی پاسٹ (The uses of the past) میں بڑے شد و مد سے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ کلیسا کے عقائد مروجہ دراصل پولوس کے ہیں۔ اور اسی نے ہی حضرت مسیح علیہ السلام کو الوہیت کی حیثیت میں پیش کیا ہے۔ کیونکہ اناجیل میں حضرت مسیح نے ہرگز ہرگز اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں پیش نہیں کیا۔ اور نہ ہی آپ کے حواری اس امر کا اعتقاد رکھتے تھے۔ چنانچہ یہی مصنف اپنی کتاب مذکور میں مسیحی مصنف برناڈ شا کی رائے پولوس کے متعلق یوں تحریر کرتا ہے کہ

”یہ پولوس ہی تھا کہ جس نے اس مذہب کو جو صرف ایک انسان کو گناہ اور موت سے نجات دیتا ہے ایسے مذہب میں تبدیل کر دیا کہ جس سے اب کروڑوں انسان اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی فطرت صحیحہ ان کو ملامت کرتی ہے۔ اور وہ مذہبی زندگی سے بالکل معرّا ہیں“ (ص۱۵۶)

(۲)

موجودہ عیسائیت نے جس رنگ اور انداز میں خدا کا تصور پیش کیا ہے اور جس تصنع اور تکلف سے تثلیث کا مسئلہ اختراع کیا ہے۔ اس کے خلاف آئے دن عیسائیوں میں نئی تحریکات پیدا ہوتی رہتی ہیں اور موجودہ عقائد کے خلاف نفرت کا جذبہ بڑھ رہا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ مروجہ عقائد ہمارے یسوع مسیح کی بنیادی تعلیم سے کوسوں دور ہیں چنانچہ امریکہ کے ”Time“ نے نومبر ۱۹۶۶ء میں تحریر کیا ہے۔

”عیسائیت پر کامل ایمان اور اس کے کامل استرداد کے درمیان وہ ذہنی خلجان حائل ہے۔ جس میں کلیسا آجکل مبتلا ہے وہ خلجان یہ ہے کہ خدا کے پیغام کو عقائد کی شکل میں بیسویں صدی کے انسان کے سامنے کن توجیہات کے ساتھ پیش کیا جائے۔ مسیحی عقائد کی تاریخ میں جن چیزوں کو دوام حاصل رہا ہے وہ ہے مسلسل تبدیلی۔ اضافہ (یعنی تحریف) اور روز نئے مذہب میں نئی باتیں ایجاد کرنا ...... عیسائیت جتنی زیادہ فلسطینی ماحول سے دور ہو کر بحیرہ روم کے علاقہ میں پھیلتی چلی گئی۔ اتنا ہی زیادہ اس نے اپنی بنیادی صداقتوں کو دوسروں تک پہنچانے میں غیر عبرانی زبانوں پر انحصار کرنا شروع کر دیا۔“

واضح رہے کہ موجودہ عیسائیت کا بانی تو پولوس ہی ہے نہ کہ مسیح۔ پولوس نے ہر جگہ ماحول اور مصلحت کے مطابق کام لیا ہے۔ اور وہ ہوا کے مطابق اپنا رخ تبدیل کرتا ہے۔ چنانچہ کرنتھیوں ۹/۱۹-۲۲ میں پولوس کہتا ہے۔

”میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لئے میں شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا۔ تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ کر لاؤں۔ کمزوروں کے لئے کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا۔ تاکہ کسی طرح سے سب کو بچاؤں۔“

(۳)

پولوس کے متعلق چرچ ہسٹری کے عنوان کے ماتحت انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے۔

In his hands christianity became a new religion

یعنی پولوس کے ہاتھوں عیسائیت ایک نیا مذہب بن گئی۔

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عربی زبان میں خطبہ الہامیہ

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اعجازی طور پر عربی زبان سکھلائی اور اس میں غیر معمولی تائید ربانی اور کمال سے آپ کو نوازا گیا آپ نے بیس سے زائد عربی کتب تحریر فرمائیں اور معجزانہ طور پر آپ کو چالیس ہزار عربی لغات سکھلائی گئیں۔ آپ نے بعض کتابوں کے متعلق مخالفین کو چیلنج بھی کیا کہ وہ میرے جیسا فصیح و بلیغ عربی کلام پیش کریں مگر کیا اس چیلنج کو کسی نے قبول کیا؟ ہرگز نہیں۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"انّ کمالی فی اللسان العربی مع قلّة جهدی و قصور طلبی اٰیة واضحة من ربّی لیظهر علی الناس علمی و اُدبی فهل من معارض فی جموع المخالفین وانّی مع ذالک علّمت اربعین الفًا من اللغات العربیّة واعطیت بسطة کاملة فی العلوم الادبیة۔" (انجام آتھم صفحہ ۲۳۴)

یعنی عربی زبان میں میرا کمال باوجود میری کوشش کی کمی اور میری سعی کی قلّت کے خدا کی طرف سے ایک روشن نشان ہے تاکہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ لوگوں پر میری خداداد علمی اور ادبی قابلیت ظاہر فرمائے اور مجھے دنیا بھر کے لوگوں پر غالب کر دے اب کیا میرے سارے مخالفوں میں سے کوئی ہے جو میرے مقابلہ پر اس میدان میں کھڑا ہو سکے؟ اس علمی اور ادبی کمال پر خدا کا مزید فضل یہ ہے کہ اس نے مجھے عربی زبان کی چالیس ہزار لغات کا معجزانہ رنگ میں علم عطا کیا ہے اور مجھے علوم ادبیہ میں کامل وسعت بخشی ہے۔"

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی کتب تو ضرور تحریر کی تھیں مگر آج تک آپ نے کوئی عربی میں تقریر نہ کی تھی اور نہ ہی اس کے لئے کوئی تقریب پیدا ہوئی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان نشان سے نوازنے کے لئے ایک نہایت ہی مبارک تقریب پر عربی زبان میں تقریر کرنے کے لئے موقع بہم پہنچایا چنانچہ ۱۱ راپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحی کے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے ارشاد پا کر عربی زبان میں خطبہ عید الاضحیٰ دیا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے موسوم ہے۔ عرفہ کے دن حج کے دن حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کو یہ اطلاع بھجوائی کہ میں آج دن اور رات کا اکثر حصہ دعا میں گزارنا چاہتا ہوں اس لئے جو احباب قادیان میں موجود ہیں ان کے اسماء اور پتے مجھے تحریر کر دیں تاکہ ان کے لئے دعا کی جا سکے چنانچہ یہ دن قادیان میں غیر معمولی دعاؤں میں گزرا۔

دوسرے دن ۱۱ راپریل کو عید الاضحیٰ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے عرض کی کہ آج عید کی نماز میں تقریر آپ ضرور کریں خواہ چند فقرات ہی کیوں نہ ہوں۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ارشاد الہاماً فرمایا ہے کہ:۔

"آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی اور نیز یہ الہام ہوا۔ کلامٌ اُفصحت من لدن ربّ کریم۔" (تذکرہ صفحہ ۳۵۵)

(۳)

اس دن عید الاضحیٰ کی نماز حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھائی اور خطبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے اُردو زبان میں دیا۔ بعد ازاں حضورؑ نے فرمایا کہ میں آج الہام ربانی کے ماتحت اب عربی زبان میں خطبہ دوں گا اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو ارشاد فرمایا:۔

"اب جو کچھ میں بولوں گا وہ چونکہ خاص خدائی خطاب ہے آپ لوگ اسے توجہ سے لکھتے جائیں تاکہ وہ محفوظ ہو جائے ورنہ بعد میں شاید میں خود بھی نہیں بتا سکوں گا کہ میں نے کیا کہا تھا۔"

(روایت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانیؓ)

اس کے بعد حضورؑ نے یہ خطبہ مبارکہ انتہائی فصیح و بلیغ عربی میں دیا جس کا پہلا فقرہ یہ تھا:۔

"یا عباد الله فکّروا فی یومکم هذا یوم الاضحی فانّه اودع اسرارًا لاولی النهیٰ۔"

یعنی اے خدا کے بندو! اپنے اس دن کے متعلق غور کرو جو قربانیوں کا دن ہے اس دن میں عقلمندوں کے لئے بڑے راز اور حکمتیں مضمر ہیں۔

اُس زمانہ کے سامعین کا یہ بیان ہے کہ جب حضورؑ نے عربی زبان میں تقریر کا آغاز فرمایا اس وقت حضورؑ کے چہرہ پر غیر معمولی نورانی شعاعیں پڑ رہی تھیں آپ پر عجیب قسم کی ربودگی کا عالم تھا جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت کی کیفیت کے متعلق خود فرماتے ہیں:۔

"سبحان اللہ! اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے مُنہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔۔۔۔۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خطبہ ختم کرنے کے بعد فرمایا کہ کل عرفہ کے روز جو میں نے دعائیں کی تھیں ان کی قبولیت کے لئے یہ خطبہ بطور نشان کے ہے۔ اس خطبہ کے بعد اس کا ترجمہ دوستوں کی خواہش پر حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ نے سُنایا۔ مولوی صاحب ابھی اس کا ترجمہ سُنا ہی رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سجدۂ شکر میں گر گئے۔ آپؑ کے ساتھ سامعین نے بھی شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھاتے ہی حضورؑ نے فرمایا کہ ابھی میں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔

(۴)

خطبہ الہامیہ کیا ہے۔ یہ خطبہ عربی زبان میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی زبانِ مبارک پر جاری فرمایا اور خدا تعالیٰ کے ارشاد و الہام سے ہی آپؑ نے یہ خطبہ دیا جس سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ نصرتِ خداوندی آپؑ کے ساتھ ہے اور آپؑ کے مخالفین و معاندین جو آپؑ پر الزام لگاتے تھے کہ آپؑ عربی زبان سے ناواقف ہیں اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کا جواب دیا۔

الغرض یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جس سے آپؑ کی صداقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ اور یہ نصرتِ ربانی کی واضح مثال ہے۔

احمدیت کے متعلق تاثرات

"مرزا صاحب مخلص۔ باعمل۔ عزم اور ہمّت والے انسان تھے"

(نیاز فتح پوری مرحوم)

مشہور ادیب مولانا نیاز فتح پوری ایڈیٹر "نگار" احمدیت اور جماعتِ احمدیہ کے متعلق اپنی رائے تحریر کرتے ہیں:۔

"میں نے ان کو (مرزا غلام احمد صاحب) ختمِ رسالت کا اقرار کرنے والا اور صحیح معنی میں عاشقِ رسول پایا۔ اسی کے ساتھ میں نے مرزا صاحب کی زندگی کا مطالعہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ یقیناً بڑے مخلص بڑے باعمل بڑے عزم و ہمّت والے انسان تھے اور انہوں نے مذہب کی صحیح روح کو سمجھ کر اسلام کی وہی عملی تعلیم پیش کی جو عہدِ نبوی و خلفاء راشدین کے زمانہ میں پائی جاتی تھی۔"

"جس حد تک ذاتی عقائد کا تعلق ہے مجھے شیعی، سُنّی، خارجی، احمدی، اہلِ قرآن، اہلِ حدیث، مقلدین و غیر مقلدین، سب سے اختلاف ہے کسی سے کم کسی سے زیادہ، لیکن میں ان سب کو مسلمان اور ہیئتِ اجتماعی کا فرد سمجھتا ہوں۔ ہاں اس سے ہٹ کر جب سوال ترجیح و تفوق کا سامنے آتا ہے تو میں بے شک یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ اس وقت احمدیوں سے زیادہ باعمل و منظم جماعت کوئی دوسری نہیں۔ اور جب تک ان کی یہ تنظیم قائم ہے میں ان کو سب سے بہتر مسلمان کہتا رہوں گا۔"

(ماہنامہ نگار نومبر ۱۹۶۱ء)

شذرات

- حضرت عثمانؓ کے متعلق مودودی صاحب کا غلط نظریہ
- غلام جیلانی برق صاحب کے "دو اسلام"
- ایک مصنّف کے بیان میں مترجم کی تحریف

(۱)

تاریخ اسلام میں حضرت عثمانؓ کا مقام بہت ہی بلند اور عظیم ہے۔ آپ خلفائے راشدین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے کارہائے نمایاں فتوحات تبلیغ اسلام کی وسعت۔ مالی قربانیاں اور آپ کا ذاتی نمونہ یہ وہ نمایاں اور امتیازی خصوصیات ہیں جو آپ کے زمانہ خلافت میں رونما ہوئیں۔ اسلام کو شان و شوکت جو آپ کے زمانہ خلافت میں ہوئی اسے ہرگز ایک مورخ نظر انداز نہیں کر سکتا۔ حال ہی میں مودودی صاحب نے ایک کتاب "خلافت و ملوکیت" تحریر کی ہے۔ مودودی صاحب نے ایسے انداز اور اسلوب میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کو پیش کیا ہے جو حضرت عثمانؓ کی صریح ہتک کے مترادف ہے۔ مودودی صاحب خلافت راشدہ کے ملوکیت میں تبدیل ہو جانے کا باعث حضرت عثمانؓ کو قرار دیا۔ مولانا کتاب کے بنیادی موضوع کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

"کتاب کا موضوع بحث یہ ہے کہ اسلام میں خلافت کا حقیقی تصور کیا ہے، کن اصولوں میں صدر اوّل میں قائم ہوئی تھی کن اسباب سے وہ ملوکیت میں تبدیل ہوئی کیا نتائج اس تبدیلی سے رونما ہوئے اور جب وہ رونما ہوئے تو ان پر امت کا ردّعمل کیا تھا۔"

اس کتاب میں بحث کا جو رنگ اختیار کیا گیا ہے اس کا بنیادی مقصد جماعت اسلامی اور اسکے اکابرین کا رویہ و موقف عوام کے سامنے بدرست ثابت کرنا ہے اور اپنی جماعت کا پروپیگنڈہ کیا ہے۔ اس قدیم مضمون کو بیان کرنے سے کوئی فائدہ مدنظر نہیں ہے۔ مگر اسلامی جماعت تو اس کتاب کو محققین اور یونیورسٹیوں کے طلباء کے لئے ایک ناگزیر کتاب قرار دے رہی ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

(۲)

عرصہ ہوا غلام جیلانی صاحب برق نے "دو اسلام" کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک اسلام قرآن میں ہے اور دوسرا حدیث میں موجود ہے برق صاحب کے نزدیک اسلام صرف قرآن ہی میں ہے اس کے بالمقابل ان کو حدیث کے اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حال ہی مولانا ارشد القادری نے شہاب ۵ر مارچ ۱۹۷۶ء میں "غلام جیلانی برق کی علمی دیانت" کے عنوان سے تحریر کیا ہے:۔

"حدیث کی دشمنی میں برق نے اپنی اس کتاب کے اندر دیانت و شرافت کا جس بے دردی کے ساتھ قتل عام کیا ہے اس کی مثال تاحنوز نظر سے نہیں گذری"

ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں:۔

بخاری شریف کی حدیث ہے۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد

بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۰ بحوالہ دو اسلام ص ۱۴۵

"میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے نہاتے تھے"

اب اس حدیث پر برق کا افتراء ملاحظہ فرمائیں۔ حدیث کے ذیل میں لکھتا ہے:۔

مطلب یہ کہ حضورؐ ازواج کے ہمراہ برہنہ غسل فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں کوئی عورت برداشت نہیں کر سکتی کہ وقت مباشرت کے علاوہ اس کا شوہر اسے برہنہ دیکھ سکے۔"

اس حدیث میں برہنہ غسل کرنے پر دلالت کرنے والا کوئی لفظ موجود نہیں بلکہ یہ صرف برق صاحب حدیث دشمنی کا مظاہرہ ہے۔

(۳)

مصر کے ادیب شہیر اور عظیم مصنف الاستاذ عباس محمود عقاد کی تصنیف "حیاۃ المسیح فی التاریخ و کشوف العصر الحدیث" کا ترجمہ منہاج الدین اصلاحی نے کیا ہے جسے پاکستان کو اپریٹو پبلشرز لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب قاہرہ کی کمپنی دار الہلال نے پہلے شائع کی تھی۔ اس کتاب کے آغاز میں حضرت مسیح علیہ السلام سے تعلق رکھنے والے جملہ تاریخی امور کو بیان کیا گیا ہے۔ مصنف تاریخی مراحل کو ترتیب سے بیان کرنے کے بعد اختتام پر حضرت بانی احمدیت کے اس اہم زرین انکشاف متعلقہ قبر مسیح کا ذکر کیا گیا ہے جسے استاذ عقاد موصوف نے یوں تحریر کیا ہے:۔

ومن الاخبار التاریخیۃ خبر لا یصح اغفالہ فی ھذا الصدد لانہ محل نظر کبیر وھو خبر الضریح الذی یوجد فی طریق خانیار بعاصمۃ کشمیر و یسمونہ ھنالک ضریح النبی او ضریح عیسٰی ۔ و روی التاریخ الاعظم" الذی دون قبل ماتی سنۃ ان الضریح لنبی اسمہ یوز آساف و یتناقل اھل کشمیر عن ابائھم انہ قدم الی ھذہ البلاد قبل الفی سنۃ" ص ۲۱۳

یعنی اس سلسلہ میں تاریخی خبروں میں سے ایک ایسی اہم خبر بھی ہے۔ جن کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ خبر بہت ہی قابل غور ہے اور اس خبر کا تعلق اس قبر سے ہے جو کشمیر کے دارالخلافہ (سری نگر) محلہ خانیار میں واقعہ ہے اور اس جگہ اس قبر کو قبر نبی یا قبر عیسیٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ "تاریخ الاعظمی" کی کتاب جو دو سو سال پہلے مدون ہوئی تھی۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبر اس نبی کی ہے جس کا نام "یوز آسف" تھا۔ باشندگان کشمیر اپنے آباء اجداد سے یہ بیان کرتے چلے آ رہے ہیں کہ یہ نبی اس علاقہ میں دو ہزار سال پہلے آئے تھے۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحقیق تاریخی حقائق پر مبنی ہے۔ کہ یہ نبی درحقیقت حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ مصنف گو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا نام نہیں لیا۔ لیکن وہ اس تاریخی حقیقت سے متاثر ضرور ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات خاموشی سے علماء ملت کو اس سچائی کی طرف لا رہی ہے اور وہ اس کی طرف دنیا کو اب خود متوجہ کرنا چاہتے ۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

اس جگہ ہم بڑا افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں کہ الاستاذ عقاد کے محولہ بالا عبارت کا ترجمہ ترجمہ کنندہ نے عمداً چھوڑ دیا ہے تا احمدیت کی تائید نہ ہو۔ مگر یہ لوگ حق کو کب تک چھپائیں گے۔

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو امتحان ۲۶ مارچ کو ہونا تھا اس کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب یہ امتحان ۱۰ر اپریل کو ہوگا تمام لجنات کو پرچے بھجوا دئے گئے ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ ان پرچوں کو ۱۰ر اپریل کو کھولیں۔

جن لجنات کو پرچے نہ ملے ہوں وہ دفتر کو لکھ کر منگوا لیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا!

(محترم جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد۔ سرسوم)

مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب آف کشمیر حال راولپنڈی چھاؤنی لکھتے ہیں کہ ان کے پھوپھی زاد بھائی غلام رسول صاحب ریشی کو کشمیر میں باؤلے کتے نے کاٹا ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی صحت نہیں ہوئی۔ بیمار کو گھبراہٹ بہت ہے۔

خواجہ صاحب کے چھوٹے بھائی عبد الغفور صاحب کی بیوی کو بھی کتے نے کاٹا ہے انہیں بھی انجکشن وغیرہ کرائے گئے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو بیماروں کی شفایابی کے لئے دعائے خاص کی تحریک ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اشارات

دلچسپ نوٹ مختصر تبصرے

(شاہد مجی کے قلم سے)

فن "تاریخ سازی" کا شاہکار

تبلیغی مرکز ریلوے روڈ لاہور نے "مذہبی تحریکات ہند" کے نام سے ایک دلچسپ کتابچہ شائع کیا ہے جو "فن تاریخ سازی" کا شاہکار ہے۔ "قادیانی فرقہ" (یعنی تحریک احمدیت) کی نسبت فاضل مولف کی معلومات ملاحظہ فرمائیے اور "مورخ دوراں" کے "تبحر علمی" اور "مہارت فن" کی داد دیجئے:۔

"اس فرقہ کے بانی مولوی غلام احمد فرخ ایڈیٹر اخبار "البدر" و "الحکم" قادیان تھے۔

. . . بٹالہ مڈل سکول میں آپ کو داخل کیا گیا جہاں مرزا غلام مرتضٰے صاحب طبابت کی دکان کرتے تھے سکول سے فارغ ہوکر آپ بھی دکان پر بیٹھ جاتے . . . آپ کو بچپن ہی سے خواب اور ان کی تعبیریں دیکھنے کا شوق تھا اس لئے خواب نامہ، خاتم مہر، عملیات، اور نقش سلیمانی وغیرہ قسم کی کتابیں اکثر زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ اور حلوام کے علاوہ گھر کے ایک ایک فرد سے ہر روز خواب پوچھتے اور زیر کتب مطالعہ سے دیکھ کر اُن کی تعبیر بیان کرتے تھے۔ علاوہ ازیں جادو یا آسیب زدہ لوگوں کے لئے عملیات بناتے یا تعویذ لکھ کر دیتے ۱۸۷۶ء میں والد کی وفات کے بعد اپنا آبائی کام چھوڑ کر آپ لاہور آ گئے۔ اور اپنے سند یافتہ دوست مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی خطیب اہل حدیث مسجد چینیانوالی کے پاس مقیم ہوئے . . . انہیں لوہاری دروازہ اور موری دروازہ کے درمیان باغ میں (جہاں آج کل میونسپل ریڈنگ روم ہے) عیسائی پادریوں اور ہندو پنڈتوں سے کئی بار مناظرے کرنے کا موقعہ ملا . . . مرزا جی نے سیرۃ الاولیاء کا مطالعہ شروع کیا . . . آخر حکیم محمد شریف کلانوری ہی کی انگیخت پر کہ بے شک تم مجدد ہونے کا دعویٰ کر دو . . . آپ نے ۱۸۸۰ء میں اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اعلان کر دیا کہ میں اس صدی کا مجدد ہوں۔" (ص ۴۶ تا ۴۷)

موضوعات اور مفروضات کا ایسا عجیب و غریب مرقع شاید ہی کہیں مل سکے ع

ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیئے

اعلان حق

مگر اس "معلومات افزا" کتابچہ کا ایک دوسرا رخ بھی ہے اور وہ یہ کہ اگرچہ اس کے ۲۲۴ صفحات میں ۲۰۵ صفحے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کے لئے مخصوص ہیں۔ مگر مولف کا قلم حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات اور نظریاتی فتح کا اعلان کرنے پر مجبور نظر آتا ہے بطور مثال چند اقتباسات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"مرزا جی نے دلائل کے ساتھ عوام کا مونہہ بند کر دیا اور وہ لاجواب ہو گئے . . . جب مرزا جی نے مسلمانوں کو اپنے دعوے کی تائید میں انہی کی مذہبی کتب اور ضعیف و موضوع احادیث کے حوالوں سے لاجواب کر دیا تو وہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق (علمی و عقلی دلائل پیش کرنے کی بجائے) الزام تراشی اور گالی گلوچ پر اتر آئے۔ اور انہیں کاذب بے دین کافر، ملحد اور زندیق گردان کر دل کی بھڑاس نکالی۔ حالانکہ مرزا جی کو جھوٹا قرار دینے سے پہلے . . . ان تائیدی حوالوں کو ہی باطل قرار دینا ضروری تھا مگر مذہبی مولوی کی ذہنیت کچھ عجیب واقع ہوئی ہے" (ص ۵۷)

۲۔ جماعت کے موجودہ سربراہ میاں محمود صاحب نے دیگر ممالک میں بھی مشن قائم کئے اور احمدی مخلصین نے غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے نام پر دل کھول کر مالی قربانیاں پیش کیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز تر کر دیں چنانچہ گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں ان کے مشن عیسائی مبلغین کے مقابلے میں محدود ذرائع کے باوجود اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلے میں اہل سنت والجماعت کے لوگ سواد اعظم کی حیثیت سے پچاس کروڑ کی تعداد میں ہیں۔ وسیع ذرائع اور وسائل کے باوجود ان کے دل میں تبلیغ اسلام کا کبھی خیال بھی نہیں آیا ان کے مذہبی پیشوا لے دے کے مقامی طور پر تبلیغی جلسے کے نام سے کرتے ہیں اور دوسرے فرقوں پر کیچڑ اچھال کر اور کفر کے فتوے لگا کر سٹیج سے نیچے آ جاتے ہیں . . . تحریک احمدیت کی بقاء کا دارومدار صرف تبلیغ اسلام پر ہے۔ اگر یہ سلسلہ تبلیغ قائم نہ ہوتا تو احمدیت کبھی کی ختم ہو چکی ہوتی" ص ۲۱۵۔

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں
(مینیجر)

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے
نئے ماڈل کے چولہے!
بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ فرماتی ہیں :-

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں۔ بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے"

تیار کردہ :- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

احباب سے گزارش

ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے

احباب کرام سے تعاون ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے

برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن ۱۶/۲ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور۔

تسلّی بخش کام

ہر قسم کی موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی مرمت کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ کام تسلی بخش۔ اجرت مناسب سیکنڈ ہینڈ موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے بھی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے،

(رائم ایم آٹو ملتان روڈ۔ لاہور)

اللہ

پاکستان میں ایجاد ہونے والی ادویات کی کامیابیاں

بفضلہ تعالےٰ ہم کئی ایک پرانی اور لاعلاج امراض کے لئے اونچی طاقت کی چار خوراکی اکسیریں تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ چار خوراکی اکسیروں کو آزما کر کامیاب قرار دینے والے چند معززین کے اسماء درج ذیل ہیں :-

• جناب سید کمال یوسف صاحب مبلغ اسلام کوپن ہیگن • جناب ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحاب احمد قادیان • جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم (آف ربوہ) پاک آرمی • جناب برادر محمد اسلم صاحب کرشن نگر لاہور • جناب ملک سلیم احمد صاحب ناصر اینڈ کو کمیٹ چنیوٹ • جناب خواجہ محمد حنیف صاحب دکاندار گولبازار ربوہ اور • جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ فیکٹریز لمیٹڈ لورلیالہ،

بفضلہ تعالےٰ مندرجہ ذیل اکسیریں اپنی متعلقہ امراض کا مکمل علاج ہیں۔

۱۔ اکسیر بواسیر	PILES CURE	۸۔ اکسیر چشم	EYES CURE
۲۔ اکسیر درد (جوڑوں اور اعصاب کی دردوں اور گنٹھیا کے لئے)	PAINS CURE	۹۔ اکسیر جریان گوش	OTORRHOEA CURE
۳۔ اکسیر سر درد	HEADACHE CURE	۱۰۔ اکسیر ناسور	FISTULA CURE
۴۔ اکسیر زکام (ناک سے اخراج)	COLD CURE	۱۱۔ اکسیر تبخیر	FLATULENCE CURE
۵۔ اکسیر نزلہ (حلق سے اخراج)	CATARRH CURE	۱۲۔ اکسیر درد شکم	COLIC CURE
۶۔ اکسیر دمہ (خشک و تر)	ASTHMA CURE	۱۳۔ اکسیر سیلان الرحم	LEUCORRHOEA-CURE
۷۔ اکسیر نکسیر	EPISTAXIS CURE	۱۴۔ اکسیر بانجھ پن	STERILTY CURE

ہر دوا کے مکمل کورس (چار خوراک) کی قیمت دس روپے۔ خرچ ڈاک بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ

• کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

• ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی مقبول عام و مشہور ادویہ

• تریاقِ معدہ •

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار۔ ہیضہ۔ اسہال۔ متلی اور قے۔ ریاح خارج نہ ہونا۔ بار بار اجابت اور قبض کے لئے نہایت مفید، زود اثر اور کامیاب و مقبولِ عام۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

• سُرمہ ہمدردِ چشم •

کمزوریٔ نظر۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ خارش پڑوال اور ککروں کے لئے ازحد مفید ہے!

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

• اکسیر پائیوریا •

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل۔ ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسہ

• پیامِ نور •

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ ضعفِ جگر، ضعفِ ہضم۔ دائمی قبض۔ خرابیٔ خون۔ کمر درد۔ جوڑوں کا درد۔ ریحی درد۔ دل کی دھڑکن اور خون کی کمی کو دور کر کے اعصاب کو طاقت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل چار روپیہ

• مفید منجن •

دانتوں کو صاف اور چمک دار۔ مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے بہترین تحفہ!

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

• جوب مفید اٹھرا •

مرضِ اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مُردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ

مکمل کورس پندرہ روپے

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں پیشکشیں مطلوب ہیں۔ جو ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولی جائیں گی جو وہاں موجود ہونا پسند کریں گے۔

(۱) PS/3/67 مختلف اقسام اور سائز کے بیمپس ۲۷ مدات۔ ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) ۲۵/- روپے فروخت کی تاریخیں ۲۴/۲/۶۷ تا ۱۸/۴/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۱۹/۴/۶۷ ۸ بجے صبح کھلنے کی تاریخ اور وقت ۱۹/۴/۶۷ ۸½ بجے صبح۔

(۲) P7/RATE CONTRACT/ACC SHEETS/67 دو مدات ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) ۱۰/- روپے فروخت کی تاریخیں ۲۹/۳/۶۷ تا ۲۰/۴/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۲۲/۴/۶۷ ۸ بجے صبح۔ کھلنے کی تاریخ اور وقت ۲۲/۴/۶۷ کے ۸½ بجے صبح

نوٹ : یہ نرخوں کے معاہدہ میں شرکت کی دعوت ہے جس کے تحت معاہدہ کے دوران کامیاب ٹنڈر دہندہ کو جب اور جیسے درکار ہو کی اساس پر سٹرل عندالطلب فراہم کرنا ہوگا۔ خواہ مقدار کتنی ہی ہو اور اس کا مقررہ عرصہ کتنا ہی ہو۔

(۳) PS/262/A-65 مختلف اقسام اور سائز کے بوشز (BUSHES) ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) ۲۰/- روپے۔ فروخت کی تاریخیں ۱/۳/۶۷ تا ۲۲/۴/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۲۲/۴/۶۷ ۸ بجے صبح ۲۲/۴/۶۷ ۸½ بجے صبح۔

(۴) ڈرائنگز/بلیو پرنٹ سپیسیفیکیشنز (اگر درکار ہوں) بقیمت ۵/- روپے اور ۳/- روپے برائے مدات نمبر (۱) اور (۳) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور نیز ڈپٹی کنٹرولر آف پرچیز (اسٹیشنری) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا منی آرڈر بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ پیشکشیں صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

(INF) ۷۵۵۶۵

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۶ مارچ تا ۲۲ مارچ

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

---

(۲) حضور ایدہ اللہ نے مورخہ ۱۷ مارچ کو نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے سورۃ محمد کی آیات ۳۷ تا ۳۹ اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ...... الخ کی تفسیر بیان فرما کر انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔ حضور نے بخل کی انتہائی مضرت اور انفاق فی سبیل اللہ کی عظیم الشان برکات واضح فرمانے کے بعد احباب کو مالی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

---

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ سلمہا اور مکرم شاہد احمد خان صاحب پاشا کو مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ بوقت ۶½ بجے صبح بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ بچی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نواسی اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا کر کے نومولودہ کو والدین، خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

---

(۴) مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۶ ہجری مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء بروز چہار شنبہ یہاں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق اہتمام سے منائی گئی۔ اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں سوا آٹھ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز عید ادا کی ہر چند کہ گزشتہ شب سے مطلع ابر آلود تھا اور رات بارش بھی ہوئی تھی نیز عید کے روز صبح بھی نماز کے وقت تک وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش اور بونداباندی ہوتی رہی تاہم ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ جھنگ، احمد نگر، لائل پور، سرگودھا اور بعض دوسرے مقامات کے بہت سے احباب نے بھی ربوہ پہنچ کر حضور کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ نے نماز عید پڑھانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی عظیم الشان قربانی، نسلاً بعد نسلٍ اس قربانی کے اجراء اور اڑھائی ہزار سال بعد اس قربانی کی غرض و غایت کی نہایت مہتم بالشان تکمیل کو واضح فرما کر احباب کو اس ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خطبہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور نے ازراہ شفقت جملہ حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا۔

---

(۵) حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی بیگم محترمہ سیدہ شوکت سلطانہ صاحبہ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۷ء بروز دو شنبہ ۸ بجے رات بعمر ۸۱ سال ربوہ میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مورخہ ۲۱ مارچ کو ۸½ بجے صبح بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ بعد ازاں محترمہ سیدہ مرحومہ کی نعش کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مزار مقدس کی چار دیواری کے اندر سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دعا کرائی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

---

(۶) مورخہ ۲۱ مارچ کو صبح ۸ بجے مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہونا تھا لیکن حضرت سیدہ شوکت سلطانہ صاحبہ کی وفات کی وجہ سے جلسہ کا انعقاد ملتوی کر دیا گیا۔

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے دعائیں، خدام و اطفال کے ورزشی مقابلے

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے بچوں میں مٹھائی کی تقسیم

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۷ء کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ اس دن صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے جملہ دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل رہی۔ اس یوم کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد جملہ مساجد میں پاکستان کے استحکام ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

صبح ساڑھے سات بجے سے دوپہر تک دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے گراؤنڈز اور کھیل کے دوسرے میدانوں میں خدام اور اطفال کے متعدد میچ اور ورزشی مقابلے ہوئے بالخصوص اطفال ایک خاص پروگرام کے ماتحت قومی ترانے گاتے ہوئے مختلف محلہ جات سے کھیل کے میدانوں میں جمع ہوئے سب سے پہلے قومی ترانہ گایا گیا جسے جملہ کھلاڑیوں اور حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر سنا۔ بعد ازاں ہیرو ڈیپ اور نٹ بال کے متعدد دلچسپ میچ ہوئے۔ بعد ازاں ایک ٹانگ کی دوڑ، تین ٹانگوں کی دوڑ، ریلے ریس اور مختلف فاصلوں کی دوڑیں اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے۔ بعد ازاں تمام کھلاڑیوں کی ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد ناظم صاحب اطفال نے ۲۳ مارچ کی اہمیت پر روشنی ڈال کر پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعا کی پرزور تحریک کی۔

بعدہٗ نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال اور خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے آخر میں یوم پاکستان کی خوشی میں بچوں میں لڈو تقسیم کئے گئے۔ یہ مٹھائی محترم چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے مہیا کی گئی تھی دعا پر یہ خاص تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

محترمہ سیدہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سیدہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ بیگم محترم سید ظہور الحسن صاحب مرحوم لدھیانوی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء کو ساڑھے نو بجے شب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مکان واقعہ آرٹلری روڈ پشاور چھاؤنی میں انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

مرحومہ کے فرزند سکواڈرن لیڈر سید محمد حسن صاحب ان کا جنازہ مورخہ ۱۳ مارچ کو بذریعہ ٹرک پشاور سے ربوہ لائے۔ مورخہ ۱۴ مارچ کو صبح ۹ بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے علالت طبع کے باوجود نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب شریک ہوئے۔ حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر مکمل ہونے پر مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

مرحومہ کے پس ماندگان میں ان کے فرزندان سید ابو الحسن صاحب پی ایس پی، کرنل سید ضیاء الحسن صاحب، میجر سید سعید احمد صاحب، سید محمد حسن صاحب اور سید مسعود حسن صاحب شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

ربوہ — آج مورخہ ۲۵ مارچ سے میٹرک کا امتحان شروع ہو رہا ہے احباب جماعت ان ایام میں خاص التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کو اور تمام دیگر مقامات کے طلباء کو جو امتحان میں شریک ہو رہے ہیں اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین (عطاء الرحمن احمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸